اور تیسری فصل میں پاپوش کی تیاری کے ذیل میں دو پیشوں کا اور ان کی اصطلاحات و محاورات کا بیان ہے۔ آخر میں جلد اول کی طرح اس دوسری جلد میں بھی اصطلاحات کی طویل فہرست ہے۔ بقول مولوی عبدالحق صاحب کے کتاب واقعی "ہماری زبان میں اپنی وضع کی پہلی اور نہایت قابل قدر تالیف ہے" اور فلالوجیکل نقطۂ نظر سے بھی اس میں مفید معلومات ملتی ہیں۔ کتابت کی غلطیاں متعدد ہیں۔ اگر آخر میں صحت نامہ بھی ہوتا تو اچھا تھا۔

ہندوستان اور مسئلہ امارت :۔ از مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی تقطیع کلاں ضخامت ۴۸ صفحات کتابت طباعت روشن اور بہتر قیمت ۱۲ار۔ ملنے کا پتہ :۔ دارالاشاعت امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ۔

اب سے بیس برس پہلے جبکہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے ایک مرکزی امارت قائم کرنے کی تجویز پیش ہوئی تھی۔ اس وقت سے اب تک علمار میں یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا ہے اور بدنصیبی کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ یہ بست سالہ فرصت اسی تردد و تذبذب میں گذر گئی، اور آج تک اس مسئلہ کا کوئی تصفیہ ہی نہیں ہوا۔ جو لوگ امارت شرعیہ قائم کرنے کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ امارت بغیر عسکری نظام اور مدد کے ہو نہیں سکتی، ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ اگر واقعی دیانت داری کے ساتھ آپ کو امارت کے قیام پر یہی اعتراض ہے تو ازراہِ کرم بتایئے کہ آپ عسکری نظام قائم کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں؟ ان مخالفین کے بالمقابل جو حضرات قیام امارت شرعیہ کے حامی ہیں ان پر گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لینے کی وجہ سے کچھ ایسی مایوسی چھا گئی ہے کہ وہ اب تک اس کے لئے کوئی موثر عملی اقدام نہیں کرسکے۔ مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی نے اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوستان میں امارت شرعیہ کا قیام مسلمانوں کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت ہے اپنے دلائل کے ساتھ وہ مخالفین کے دلائل کا مسکت جواب بھی دیتے گئے ہیں۔ رسالہ بہ حیثیتِ مجموعی بہت مفید۔ دلچسپ اور پُر از معلومات ہے۔ اور بحث کا انداز بھی سنجیدہ و پسندیدہ ہے ہر مسلمان کو ٹھنڈے دل اور پوری توجہ سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ لیکن یہ پوچھے بغیر نہیں

رہا جاتا کہ غریب عوام کا کیا ہے۔ اُن سے تو جس کے ہاتھ پر کہئے بیعت کر سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا آپ ،، دو ہووی ،، در اقلیمے نگنجند ،، کی بھی تردید کر سکتے ہیں؟ یہ کھٹکا خود فاضل مولف کو بھی ہے۔ جبھی تو اُنھوں نے آخر میں علمار کرام سے دردمندانہ خطاب کیا ہی

اضافیت :۔ از ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی پروفیسر ریاضیات جامعہ عثمانیہ تقطیع ۲۲×۲۹/۸ ضخامت ۱۶۰ صفحات کتابت طباعت بہتر قیمت ۱۲ر پتہ :۔ انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی

آئن شٹائن کا نظریہ اضافیت ڈاکٹر سر شاہ سلیمان مرحوم کی تردید اور ان کی مشہور شخصیت کی وجہ سے اتنا مشہور ہو چکا ہے کہ ہر اُردو خواں کی زبان پر آج اس کا ذکر ہے۔ لیکن عوام اور متوسط استعداد کے لوگوں کا کیا ذکر! مختلف علوم و فنون میں امتیازی شہرت رکھنے والے اصحاب میں بھی ایسے کم ہونگے جو واقعی اسکو پورے طور پر سمجھ سکے ہوں۔ اس نظریہ کے تعارف میں وقتاً فوقتاً مختلف رسالوں میں مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ بالعموم وہ ایسے اصحاب کے قلم کے رہین نگارش ہوتے ہیں جنھوں نے خود اس نظریہ کا ریاضیاتی مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔ اس لئے اُن کو پڑھ کر بھی نظریہ پورے طور پر سمجھ میں نہیں آتا۔ انجمن ترقی اُردو کی یہ کوشش لائق صد تحسین ہے کہ اُس نے اس نظریہ کی تشریح پر ڈاکٹر رضی الدین صاحب سے ایک عمدہ کتاب لکھوا کر اُردو زبان میں شائع کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ریاضیات کے مشہور نوجوان فاضل ہیں۔ پھر انداز بیان بھی بہت سُلجھا ہوا اور سلیس ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اُردو زبان میں اس موضوع پر لکھنے کا اہل ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا تھا۔ زبان و بیان اتنا عام فہم اور سلیس ہی کہ جن لوگوں نے میٹرک تک کی ریاضیات پڑھی ہے وہ بھی کتاب کو ایک دو مرتبہ غور و فکر سے پڑھنے کے بعد نظریہ کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ اُردو کے علمی ذخیرہ میں روز بروز اُمید افزا اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی لیلیٰ اُردو کی ژولیدہ کاکلوں کو سنوارنے کے لئے اس طرح کی بلند پایہ علمی تصنیفات کے شانہ کی منت کشی درکار ہے۔ یہ کتاب